صاحب التعلیق مولانا محمد رفیق اثری

پتہ ۱- فاروقی کتب خانہ- بیرون بوہڑ گیٹ- ملتان

۲- جمعیۃ النشر والتالیف الاثریہ- شارع دار الحدیث- جلال پور پیروالہ- ملتان-

قرآنِ حکیم کے بعد احکام و مسائل کا دوسرا شرعی ماخذ "حدیثِ رسول" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔ حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک شب و روز کی زبان ہے، آئینہ ہے اور ترجمان ہے گویا کہ حدیث، اسوۂ حسنہ کا ایک تفصیلی بیان ہے جس کو قابلِ اعتماد راویوں نے ہم تک پہنچایا ہے۔

قرآن حکیم کا ارشاد ہے کہ:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا (احزاب ع)

تمہارے لیے رسول اللہ کی چال سیکھنی بھلی تھی، اس کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے اور بہت سا اللہ کو یاد کرتا ہے۔

اس آیت میں جس مبارک چال (طرزِ حیات) کو اپنانے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے، وہ رسولِ پاک کے شب و روز ہی تو ہیں، جن کو محدثین نے "حدیث" کے نام سے جمع کر دیا ہے۔ ہاں اس کے لیے یہ ضروری تھا کہ حضور کی طرف جو بات منسوب کی جائے وہ غلط نہ ہو، اس لیے محدثین نے اس امر کا التزام کیا ہے، کہ جو روایت جس واسطے (سند) سے پہنچے، اس کی تفصیل بھی معلوم ہو تاکہ دیکھا بھالا جائے کہ جو بیان کرنے والے ہیں، وہ ضبط، عدالت اور دیانت کے اعتبار سے کس پائے کے ہیں۔ بس اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے محدثین نے کچھ اصول اور ضوابط بنائے تاکہ ان روایات کا حال معلوم ہو سکے کہ وہ متصل ہیں یا منقطع، راوی معتبر ہیں یا غیر معتبر، نقل روایت میں ان سے کسی قسم کی معنوی غلطی تو نہیں ہوئی؟ ان سب کا خلاصہ یہ ہے۔

جو روایت بیان کی جائے، بیان کرنے والا یہ بھی بتائے کہ اسے یہ بات کس نے بتائی ہے۔ اس کو کس نے بتائی تا آخر۔ اس کو سلسلہ سند کہتے ہیں۔

دوسرا یہ کہ جو بیان کرنے والا ہے۔ دیکھا جائے کہ وہ فہم روایت، کیرکٹر، دیانتداری اور ضبط و حافظہ کے اعتبار سے کیسا ہے۔ قابلِ اعتماد ہے یا نہ؟ قابلِ اعتماد ہے تو ثقہ ورنہ ضعیف

بیان کرنے والا جس سے بیان کر رہا ہے خود اسی سے سنا ہے یا ان کے درمیان اور کوئی واسطہ ہے؟ بلا واسطہ سنا ہے تو اسے متصل کہتے ہیں ورنہ منقطع اور مرسل وغیرہ۔

اس نے جو روایت بیان کی ہے، اس میں اپنے سے زیادہ قابلِ اعتماد راوی کے موافق چلا ہے یا مخالف؟ موافق ہے تو مقبول ورنہ شاذ یا منکر۔

بیان کرنے والے کے حالات معلوم ہیں یا نہیں؟ معلوم ہیں تو معروف ورنہ مجہول — جس کی روایت کا کوئی اعتبار نہیں۔

روایت بیان کرنے والے کی غلطیاں زیادہ ہیں یا صحت؟ پہلے شخص کی روایت مردود ہوتی ہے دوسرے کی مقبول۔ الا یہ کہ دوسرے طریقے سے اس کی تائید مل جائے۔

الغرض اس سلسلے میں محدثین نے جو اصول مدون کیے ہیں وہ احتیاط کی معراج بریں ثابت ہوئے ہیں، اس سے مزید سُراغ رسانی "بشری دائرۂ اختیار اور ہمت سے پرے کی بات ہے، جس کا انسان جواب دہ نہیں ہے۔ اگر اس حد تک کوئی شخص اطمینان حاصل کر لیتا ہے تو پھر وہ اس روایت کی اساس پر اپنے لیے لائحہ عمل مرتب کرنے کا پابند ہو جاتا ہے۔ ذخیرۂ حدیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے مرتب کردہ اصولوں کے مطابق محدثین نے جو اقدامات کیے ہیں وہ اس میں کامیاب بھی رہے ہیں۔ باقی رہے اہلِ اعتزال اور منکرین حدیث کے وسواس؟ سو وہ خبطی لوگوں کے وسواس ہیں جو ہوائی دنیا کی پیداوار ہوتے ہیں۔ ہوائی باتیں بہر حال واقعاتی دنیا کے لیے بالکل ناقابلِ عمل ہوتی ہیں۔ اس لیے ان کے وسواس کی طرف دھیان نہیں دینا چاہیے۔

محدثین نے اس بارے میں جو اصول تشخیص اور تجویز کیے، محدثین نے کتابیں لکھ کر ان کو یکجا کر دیا ہے۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی حافظ ابن حجر عسقلانی (ف ۸۵۲ھ) کا ایک چھوٹا سا رسالہ "نخبۃ الفکر" بھی ہے جو جتنا مختصر ہے اتنا جامع بھی ہے۔ حضرت امام ابیریانی رح (ف ۱۱۸۲ھ) نے اسی رسالہ کو نظم کیا اور اس کا نام "قصب السکر" رکھا ہے جو ۲۰۳ اشعار پر مشتمل ہے۔ پھر اسی کی خود شرح لکھی جس کا نام "اسبال المطر علی قصب السکر" رکھا۔ اس میں مؤلف نے گرامر کے لحاظ سے بھی اس کی عبارت کا حل پیش کیا ہے اور مزید یہ کہ ایک آزاد ناقد کی طرح حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے افکار کا جائزہ بھی لیا ہے اور بہت سے مقامات پر جو متبادل فکر پیش کیا ہے ہمارے نقطۂ نظر سے اس میں وہ کامیاب بھی رہے ہیں۔

یہ کتاب پہلی بار طبع ہوئی ہے، جو مولانا محمد رفیق اثری اور مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی کی خصوصی دلچسپی کا نتیجہ ہے۔ اس کی تصحیح کے لیے ممکن محنت سے کام لیا گیا ہے، تاہم اس کے مختلف نسخوں کی تلاش اور موازنہ کی ابھی گنجائش باقی ہے تاکہ کتاب کے سلسلے میں مزید انشراح کی صورت پیدا ہو سکے۔ ہمارے نزدیک کسی کتاب کا چھاپنا اتنا مشکل نہیں جتنا اس کی تصحیح کا کام مشکل ہے اور جس مخطوطہ کو سامنے رکھ کر کام کیا گیا ہے اس کا تعارف بھی پیش ہونا چاہیے تھا۔

کتاب پر مولانا اثری نے تعلیق بھی لکھی ہے جو مفید کوشش ہے۔ بقول صاحب التعلیق، تعلیق میں عبارت کی تصحیح، تخریج آیات و احادیث اور توضیحی حواشی کا اضافہ کیا گیا ہے اور بعض مقامات پر تشریحی اشارات خاصے مفید رہے ہیں۔

نخبۃ الفکر مع نزہۃ النظر ہمارے درس نظامی میں پڑھائی جاتی ہے، اگر اس کے ساتھ "اسبال المطر" کا بھی مطالعہ شامل کر لیا جائے تو مسلک اہل حدیث کی ترجمانی اور بعض ضوابط کی مجتہدانہ تنقیح کے لیے یہ کتاب خاصی معنی خیز ثابت ہوگی، ان شاء اللہ، بالخصوص اہل حدیث مدارس میں نزہۃ النظر کے بعد "اسبال المطر" سبقاً پڑھا دی جائے تو زیادہ مفید رہے گی۔

جمعیۃ النشر و التالیف الاثریہ مبارک باد کی مستحق ہے کہ اس نے مختصر سے عرصے میں "البغیۃ" اور "اسبال" مع تعلیقات شائع کر کے دین کی عظیم خدمت کی ہے۔ جزاھم اللہ عنا وعن سائر المسلمین۔

مولانا اثری کے قلمی رشحات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ علمی اور تحقیقی ذوق رکھتے ہیں اور کافی لگن سے کام کر رہے ہیں۔ اگر انھوں نے یہ مشق جاری رکھی تو ان شاء اللہ اس میدان میں ان کا قلم اور پختہ ہو جائے گا۔

21533

کراچی کے لئے نمائندہ خصوصی

احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ہم نے کراچی میں محدث کے کام کو منظم کرنے کے لیے پروفیسر محمد یامین محمدی صاحب کو اپنا نمائندہ متعین کیا ہے۔ محدث کے سلسلہ میں قلمی رابطہ اور محدث کی خصوصی اور عمومی اشاعتوں کے بروقت حصول کے لئے حسب ذیل پتہ پر روزانہ ۲ تا ۵ بجے سہ پہر تک شخصی طور پر مل سکتے ہیں۔

آزاد اکیڈمی متصل بحر العلوم سعودیہ، کلکتہ ہاؤس، علامہ یوسف روڈ، عامل سٹریٹ (برنس روڈ) کراچی)